ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں بیحد اسلام ریویو الاواحد اور البیلا اخبار۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۰

نور

قادیان دارالامان سے ۱۷/۳ کو شایع ہوتا ہے

جلد ۸

نمبر ۶

خصوالبط
چندہ سالانہ عوام سے ۴ عہ
ششماہی ۲ عہ
امراء سے امتیازی قیمت ۵ صمہ

مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء

ایڈیٹر محمد یوسف ساکن سورن سنگھ ووڈان

KHILAFAT LIBRARY

خوش خبری!

کسار ایڈیٹر

میری بیوی کی وفات پر اظہار ہمدردی کے پے در پے جس کثرت سے دوستوں کے خطوط آئے۔ وہ اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ دوستوں کو نور کے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ اس اظہار ہمدردی میں احمدی احباب کرام کے علاوہ غیر احمدی سکھوں اور عیسائیوں اور آریہ دوستوں نے بھی حصہ لیا۔ کچھ خطوط تو درج اخبار کئے گئے تھے۔ مگر دو صد خطوط ابھی باقی ہیں۔ جواب درج اخبار نہیں کئے جائیں گے۔ احمدی دوستوں کے حق میں اظہار ہمدردی کے صلہ میں میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالےٰ بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرماوے اور انہیں دین و دنیا میں فائز المرام کرے۔ آمین

غیر احمدی سکھوں عیسائیوں اور آریہ دوستوں کے اظہار ہمدردی کے معاوضہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ جس احمدیت کے سرچشمہ سے آبحیات پی کر میں شیریں کام ہوا۔ خدا ان سب کو اسی آبحیات سے شیریں کام فرماوے۔ آمین یہ میری دعا اور درد دل سے دعا ہے۔ اب اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو وہ خوش خبری سناتا ہوں۔ جو یقیناً بہی خواہان ملت سنکر خوش ہونگے۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی فضل عمر خبکا وجود ذیجود ہر ایک متنفس کیلئے رحمت اور برکت کا موجب ہے۔ اور جو آج روحانی دنیا میں خدا کی مخلوق کا سب سے زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ کہ دعاؤں اور توجہ سے ۲۸ دسمبر کو خاکسار ایڈیٹر نور کا نکاح میرے واجب الاحترام بزرگ جناب بابو جمال الدین صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ جو احمدی دنیا میں اخلاص و صدق کا ایک قابل رشک نمونہ ہیں کہ چھوٹی لڑکی اقبال بیگم سے بانصد روپیہ کے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑہا۔ اور ایسے ہی جناب بابو صاحب ممدوح کی بڑی صاحبزادی محمودہ بیگم کا نکاح میرے معزز بہنائی جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول سے بانصد مہر پر ہوا ہے۔ میرے سب دوست درد دل سے دعا فرماویں کہ خداوند تعالیٰ فریقین کے لئے یہہ رشتہ رحمت اور برکت کا موجب بنادے آمین +

میرے دوستوں کو میری بیوی کی وفات پر جو یہ فکر ہوئی تھی۔ کہ اب خدانخواستہ خاکسار ایڈیٹر نور کے سلسلہ تبلیغ میں کچھ ضعف آجائیگا۔ میرے دوست یہ سنکر اور بھی خوش ہوں گے۔ کہ میری یہ بیوی خدا کے فضل سے مڈل تک تعلیم یافتہ ہے۔ امید کہ انشاء اللہ تعالےٰ خاکسار ایڈیٹر نور اب پہلے بھی زیادہ وسعت کیساتھ تبلیغ میں حصہ لے سکیگا۔ پھر درخواست کہ دوست درد دل سے دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ یہ تعلق فریقین کے لئے رحمت اور برکت کا موجب بنادے یہ شادی کوئی معمولی شادی نہیں ہے بلکہ صداقت اسلام کا ایک کامل نمونہ ہے۔ کہ ہندو دنیا میں نو واردوں کو اگر کوئی مذہب اپنے گوشت کا پوست سمجھتا ہے۔ تو وہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے صرف اسلام ہی ہے۔ ہمیشہ دھرم پال ایک مدت مدید تک آریہ سماج میں رہا۔ مگر آریہ سماج اسے مساوات نہ دے سکا۔ سکھ صاحبان میں سنت لکھبیر سنگھ صاحب جو ایک معقول پوزیشن رکھتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ مسلمان سے سکھ بنے ہیں۔ اب معلوم نہیں۔ آج سے دو چار سال پہلے کی بات ہے کہ دربار صاحب امرتسر میں جب کڑاہ پرشاد (حلوہ) تقسیم کرنیکا وقت آتا تھا۔ تو سنت صاحب مذکور کو دربار صاحب سے اٹھا دیا جاتا تھا۔ کیونکہ اغیار کو ہضم کرنے کے لئے اور انہیں اپنے گوشت کا پوست سمجھنے کیلئے بزرگان اسلاف کے معجزوں کی ضرورت ہے۔ جو سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں پاؤ گے؟!۔ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جسمیں داخل ہوکر انسان دین و دنیا میں برکات اور رحمتوں کا وارث بن سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام ہی بنی نوع انسان کے لئے رحمت ہے۔ اور جسنے اسلام کا دامن پکڑا۔ وہ اگر پہلے زحمت تھا تو اسلام کا دامن پکڑنے سے رحمت بن گیا۔ میں ان سطور کو ختم کرنے سے پہلے پھر دوستوں کی خدمت میں درد دل سے عرض کرتا ہوں کہ دوست درد دل سے دعا فرماویں کہ خداوند تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے دوامی رحمت اور فضل کا موجب بنادے آمین ثم آمین +

خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان!

سکھوں اور آریوں اور عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کرنے والی نور بک ڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں!

سوا سخمری حضرت بابا نانک رح یہ اس ولی اللہ کی سوا سخمری ہے جسنے آجسے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل عقاید باطلہ کا کنڈن (رد) کر کے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگون آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے شروع پیدائش سے لیکر تادم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ اور معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور۔ اسوقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام کی منادی کرنیوالے چند ہی اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا دوسرا ایڈیشن معقول اہتمام سے طبع ہوا ہے قیمت مجلد ۱۴ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم:۔ اس بہت بہتر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا ہے بہت ہی پسند آئی اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔

دستخط نورالدین (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس کتاب پر بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنیسے پہلے ہندوستان کی روحانی جسمانی تمدنی کی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ وید۔ رامائن اور مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔ قیمت فی جلد ۸ر

آریہ دھرم کا پول:۔ یہ وہی مختصر اور بے نظیر جامع کتاب ہے۔ جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بنظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہو گی کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپی خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں۔ قیمت فی جلد ۱۰ر

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی۔ پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق ہے۔ جسکا چرچہ گھر گھر ہے اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔ قیمت ۔ر

فتح مبین۔ وہ مباحثہ جو ۲۱۔ مارچ ۱۹۱۶ء کو نواں شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑی بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا۔ جسمیں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے باواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بنظیر مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے یہ مباحثہ کیا ہے۔ سمجھو کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے۔ آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے۔ کہ وید کے دھرم میں نجات ناممکن۔ از روئے وید گوشت خوری جائز۔ نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے بعد آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ ناقابل عمل۔ اور نکاح ثانی عین فطرت کے مطابق قرآن کریم اور وید کا مقابلہ نہایت احسن طریقہ سے کر کے یہ امر اظہر من الشمس کیا گیا ہے کہ صرف قرآن کریم ہی قابل عمل ہے جو بنی نوع انسان کے لئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہو بہو فوٹو دیکھنا چاہیں تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرماویں۔ اسکی خوبیوں کی اس سے بڑھکر اور کیا گواہی ہو گی کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حاضرین مجلس نے اس امر کو باواز بلند کہدیا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا۔ کہ ہمارا پنڈت جواب نہیں دے سکا $\frac{18 \times 22}{4}$ کے ۶۰ صفحات قیمت ۴ر

ثبوت واجب الوجود۔ ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا جواب بدلایل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے قیمت فی جلد ۶ر

تدبیر:۔ اس دھم کو ملک سے دور کرنیکے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا بحث تقدیر تدبیر تو کل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ جو جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے قیمت فی جلد ۶ر

رنگین قطعات:۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے مومن کی نشست گاہ کے لئے اعلےٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔

قیمت فی عدد ایک آنہ

دفتر نور سے طلب فرماویں۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار نور

مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۱۷ء

ہمارا سالانہ جلسہ!

سالانہ جلسہ آیا اور چلا گیا۔ مگر اپنے واقعات اور اثرات کو چھوڑ گیا۔ جو نیچر کی گود میں پرورش پاتے رہیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ اس وقت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ دسمبر تاریخیں گذر چکی ہیں مگر ان تاریخوں کے کارہائے نمایاں اس وقت بھی نیچر میں وہی گونج پیدا کر رہے ہیں +

اس دفعہ کا سالانہ جلسہ بفضل ایزدی پہلے جلسوں سے ہر طرح بڑھا چڑھا ہوا تھا۔ خلقت کا اس قدر ہجوم تھا کہ ابکی دفعہ غیر معمولی طور سے گیلریاں بنائی گئیں مگر پھر بھی جگہ آدمیوں کے لئے کفایت نہ کر سکی۔ سیڑھیاں بنائی گئیں۔ مخلوق کو مسجد نور کے اوپر جگہ دیگئی۔ مگر پھر بھی جگہ کسی صورت میں کفایت نہ کر سکی آدمی پر آدمی ٹوٹا پڑتا تھا۔ بعض جگہ کی تلاش میں بھاگے بھاگے پھر رہے تھے۔ اگر ایک سر سے تھالی اوچھالی جائے تو وہ دوسرے سر پر جا کر گرتی۔ اس قدر اژدہام اور مخلوق کو دیکھ بے اختیار ھٰذا من فضل ربی کی صدا بلند ہوتی تھی۔ ایک طرف ہمارے لاہوری دوستوں کی مہربانیاں جو شب و روز مرکزی رونق کو کم کرنے کے لئے ادھار کھائے ہوئے ہیں۔ اور اسکے لئے ہر ممکن سے ممکن ذرائع سے کام لے رہے ہیں۔ دوسری طرف خدا کی یہ مہربانی کہ جسقدر ہمارے دوست مرکزی رونق کو کم کرنے کے لئے ذرائع استعمال کرتے ہیں خداوند تعالیٰ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر دن دگنے رات چوگنی رونق دے رہا ہے۔ گویا قدرت زبان حال سے ہمارے مخالف دوستوں کو یہ سبق دے رہی ہے۔ کہ خدائی کام کبھی بندوں سے نہیں رکا کرتے ؎

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے!
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے؟

کیا ہمارے لاہوری دوستوں کی اصلاح کیواسطے یہ تازیانہ عبرت کچھ کم ہے۔ مگر اس سے وہی لوگ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سمجھ دے +

اگرچہ حضرت خلیفہ ثانی کی ہر ایک تقریر معرفت تامہ کا سمندر ہوتی ہے۔ مگر واللہ اب کی دفعہ کی سالانہ تقاریر اپنے اندر ایک خاص قوۃ قدسی رکھتی تھیں۔ حضرت کی تقریر کیا تھی سمجھو کہ ایک معرفت کا سمندر رہ رہ کر ابھیل رہا تھا۔ جس کے جواہر بہا کی ٹھاٹھیں خس و خاشاک کو پرے اور پرے پھینکتی ہوئی اسکی جگہ معرفت اور روحانیت کے موتی کثرت کیساتھ پھینک رہی تھیں تقاریر کیا تھیں تائید غیبی کا مظہر کامل تھیں۔ میں نے بڑے بڑے سے بڑے لیکچراروں کے لیکچر سنے۔ دو حد تین حد سے حد چار گھنٹے! مگر یہاں دو نہیں چار نہیں چھ چھ گھنٹے گذر جاتے ہیں مگر تقریر ختم نہیں ہوتی۔ اور پھر لطف کی بات یہ کہ ہر لفظ اپنے اندر ایک نئی خوبی اور نئی شان رکھتا ہے۔ جو وقت حضرت تقریر کر رہے تھے۔ نہیں نہیں فرشتے معرفت کے موتی اور روحانیت کے پھول دونوں ہاتھوں سے بکھیر رہے تھے۔ یہ تقریریں انشاء اللہ تعالیٰ چھپ جائینگی۔ دوست دیکھیں گے کہ واقعی بدوں فضل باری کے یہ انسانی طاقت سے باہر ہے کہ انسان لگاتار چھ چھ گھنٹے بولتا رہے۔ اور ہر ایک لفظ پہلے لفظ سے زیادہ خوبی اور نئی شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہیں ان معرفت تامہ سے لبریز تقاریر کو سننے کا موقعہ ملا۔ اور پھر دوہرا خوش قسمت تھے وہ کہ جنہوں نے اس نعمت غیر مترقبہ میں اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی شریک کیا جو بفضل ایزدی اس جگہ سلسلہ عالیہ کی برکات سے مستفیض ہو کر گئے۔ میرے کانوں نے بیشک ان تقاریر کو سنا۔ مگر افسوس انہیں لکھنے کی طاقت نہیں ہے۔ میری قلم میں لکھنے کی طاقت تو ہے مگر افسوس کہ اس میں سننے کی طاقت نہ تھی۔ اب بیان ہو تو کیسے اگر ہمارے لاہوری دوست بھی تعصب سے پاک ہو کر ان تقاریر کو سن پاتے تو یقیناً یقیناً ان کے دل گواہی دے اٹھتے +

KHILAFAT LIBRARY

یہاں قدرت دہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

اگر حضرت۔ یہ خیال نہ ہوتا۔ کہ لوگ بیٹھے بیٹھے تھک جائینگے تو کچھ تعجب نہ تھا کہ تین بجے کے بجائے گھڑی کی سوئی اور تین بجا کر دوسری دفعہ بھی تین کو طے کر جاتی۔ مگر معرفت کے سمندر کی ٹھاٹھوں اسکی روانگی روحانیت کے جواہر بہا لے کی موجیں ہر آن تیز اور تیز ہوتی جاتیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ تقاریر ایک جگہ چھپ جائینگی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اسکی زیادہ سے زیادہ کاپیاں خرید کر اپنے غیر احمدی دوستوں میں تقسیم کریں۔ ان تقاریر کی جسقدر زیادہ اشاعت ہوگی۔ اسی قدر حق زیادہ پھیلے گا۔ میری دلی خواہش ہے کہ اس مفید تقاریر کے مطالعہ سے کوئی وجود بھی خالی نہیں رہنا چاہیئے اور ہر ایک پڑھے لکھے کے ہاتھ میں ان تقاریر کا مجموعہ پہونچ جانا چاہیئے۔ مضائقہ نہیں کہ خواہ وہ غیر احمدی ہو۔ یا عیسائی یا آریہ یا سکھ کوئی متنفس بھی ان مفید ترین تقاریر جنمیں معرفت تامہ کا سمندر بند کیا گیا ہے۔ جسکو پڑھکر اور عمل کر کے حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنجاتا ہے۔ ایسی مفید چیز ہر ایک کے پاس پہنچا دینی چاہیئے۔ ہمارے صاحب ثروت احباب اسکی زیادہ سے زیادہ جلدیں خرید کر اپنے غیر احمدی آریہ سکھ اور عیسائی دوستوں میں تقسیم کریں۔ اور ابھی سے درخواستیں دفتر الفضل میں بھیجدیں۔ تاکہ ان درخواستوں کے اندازہ سے۔ ان تقاریر کے مجموعہ کو چھپوایا جاوے۔ ہمارا یہ سالانہ جلسہ خدا کے فضل سے ہر پہلو سے کامیاب اور بامراد رہا۔ علاوہ سات ہزار آئندہ کے جو مختلف مدات میں ان ایام میں آیا۔ لوگوں کی روحانیت میں وہ اضافہ ہوا کہ انکی بصیرت نے اس امر کو دیکھ لیا کہ سلسلہ

سلسلہ احمدیہ کی شان کس قدر بلند ہے۔ اور ہمیں اس صداقت کا گوشے گوشے تک پہونچانیکے لئے کسقدر تگ و دو کی ضرورت ہے +

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ نکاتہ رائیں

حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں

نامی ٹریکٹ گورمکھی میں تیار ہے۔ اس ٹریکٹ میں کمال وضاحت اور صراحت سے جنم ساکھی اور گرنتھ سے حضرت مسیح موعود کی بعثت اور مقام بعثت کو آشکارہ کیا گیا ہے۔ سکھ صاحبان اور نانک پنتھیوں میں اشاعت اسلام کرنے کا بے نظیر ذریعہ ہے۔ یہ ٹریکٹ انشاء اللہ تعالےٰ سکھ صاحبان اور نانک پنتھیوں میں مفت شایع ہوگا دوست اطلاعدیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے نانک پنتھیوں اور سکھ صاحبان میں کسقدر تعداد میں یہ ٹریکٹ تقسیم کرینگے۔ آجکل کاغذ وغیرہ بہت گراں ہے ایک روپیہ کے چالیس ٹریکٹ آئینگے۔ اور ایسے ۰ رکا ایک۔ احباب کرام اور خصوصاً وہ لوگ جنکے علاقوں میں سکھ اور نانک پنتھی زیادہ ہیں۔ فوراً اطلاعدیں۔ کہ وہ کسقدر ٹریکٹ خرید کرینگے تاکہ اسی تعداد میں ٹریکٹ چھپوائے جائیں۔ (نور)

درمکنون

یا کلام احمدؐ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ابتدائی کلام ہے۔ اور مثنوی مولانا روم کی طرز پر ہے۔ ہر ایک شعر انسانی رہبری کا موجب ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عین جوانی کا کلام ہے۔ اس کو پڑھکر ہر ایک انسان اس امر کا کافی و وافی اندازہ لگا سکیگا۔ کہ کسطرح قدرت ایزدی نے اپنے ہاتھوں سے اس شخص کا سینہ پاک اور دل مصفا بنا دیا تھا۔ اس کلام کی تقدیس اور پاکیزگی کے لئے میری تعریف کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہے۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ مغلوں گورا سو کو ہڑا۔ ہاں اس ضمن میں ہم منشی محمد فخر الدین صاحب ملتانی کے بہت مشکور ہیں۔ جنہوں نے اس قحط سالی میں جبکہ کاغذ نہایت گراں ہے۔ اور ایک کی جگہ چار چار خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اس پاک کلام کو احباب کرام تک پہونچانے کے لئے نہایت عمدہ اعلیٰ ڈبل ڈمی کاغذ پر چھپوایا۔ کتابت نہایت ہی اعلیٰ۔ اور چھپائی نہایت ہی اعلےٰ و عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ۔ احباب کرام کو چاہیئے کہ وہ اس کار خیر میں منشی صاحب کی سعی کی قدر فرما کر ایک ایک جلد خرید کر منشی صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اسکی خریداری کے لئے دوستوں میں تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ملنے کا پتہ:۔ منشی فخر الدین صاحب ملتانی قادیان دارالامان

چھتیس ہزار میگھوں کی شدھی

بقول نامہ نگار اخبار بنگالی۔

(کلکتہ) آریہ سماج پنجاب اب تک ۳۶ ہزار میگھوں کو شدھ کر کے اپنی برادری میں ملا چکی ہے۔ انکی تمدنی و اعتقادی حالت کو بہتر بنانیکی غرض سے میگھوں کو علوم و فنون سے بہرہ ور کرنے میں بھی کوشاں ہے چنانچہ آریہ سماج سیالکوٹ نے جہاں میگھوں کی آبادی زیادہ ہے۔ ان کیلئے مرکزی صنعتی سکول قایم کرنیکی تجویز کی ہے۔ سکول ہذا میں صنعت و حرفت کے پہلو بہ پہلو علمی و مذہبی تعلیم بھی دیجائے گی۔ اسوقت آریہ میگھ سدھار سبھا کے تحت میں سات مدارس جاری ہیں جنمیں ہندی کے ذریعہ سے تعلیم ہوتی ہے اور میگھوں کو خیاطی نجاری اور پارچہ بافی سکھائی جاتی ہے۔ مرکزی سکول کی عمارت باوجود بیس ہزار روپیہ صرف آجانیکے ہنوز ناتمام ہے۔ دو میگھ لڑکے گورو کل کانگڑی ہردوار میں اعلےٰ ذات کے لڑکوں کے دوش بدوش تعلیم پا رہے ہیں۔ گنڈا سنگھ ہندو ہائی سکول سیالکوٹ میں بھی کئی میگھ داخل ہیں۔ بتلایا گیا ہے کہ آریوں سے ان کا رشتہ ناطہ بھی ہونے لگا ہے۔ مگر لوگ اس میں بھی شک کرتے ہیں مسلمانوں کو آریہ سماج کی ان مساعی سے جو مذہب و قومیت کے دائرہ اثر کو بڑھانے کی غرض سے سرگرمی کیجا رہی ہیں سبق لینا چاہیئے +

اس کے مقابلہ میں ہمارا کام

مذکورہ بالا واقعات ہمارے دیدہ عبرت کو وا کرنے کے لئے کافی و وافی سب مصالحہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اگر دنیا میں ذات پات کی قیود کو ملیامیٹ کر کے کسی نے نیشنلٹی کی جگہ ہیومنٹی کا جھنڈا دنیا میں بلند کیا تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ مگر اہل اسلام نے ہندوستان میں آکر ہندو باسیوں کو دیکھ کر نور اسلام کو خیرباد کہکر رخصت کر دیا۔ اور کرایہ کی شرافت خرید لی۔ آہ! کیا یہ رونے کا مقام نہیں ہے۔ کہ آج ہمارے ہمسایہ ہندو آریہ ذات پات کی قیود کو توڑنے کے لئے وہ راہ اختیار کر رہے ہیں جو آج سے ۱۳ صدی پیشتر اسلام نے بتلائی تھی مگر مگر صرف فرق ہے تو یہ ہے کہ ہمارے آریہ ہندو دوستوں کے پاس بزرگان اسلاف کا اسکے متعلق کوئی نمونہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ تحریک کو کامیاب نہیں بنا سکتے۔ جیسا کہ ہمیشہ دھرم پال کی مثال سے اظہر من الشمس ہے۔ مگر اس فیج اعوج کے زمانہ میں فرقہ احمدی میں جو اپنے اندر حقیقی اسلام کی ایک نمایاں خوبی اور چمک رکھتا ہے یہ خوبی ضرور پاؤ گے کہ جہاں اکرمکم عند اللہ اتقاکم کی طرز عمل کا کامل نمونہ نظر آئیگا۔

نکاح

یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ جناب مکرم مفتی محمد صادق صاحب کی صاحبزادہ محمد منظور کا نکاح خواجہ شاہ محمد اعجاز علی صاحب ساکن کوکن کی صاحبزادی تراب النساء سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پانچسو روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ میں نور کے ناظرین کی طرف سے جناب مفتی صاحب مکرم کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ساتھ ہی دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دوست دعا فرماویں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے موجب فرحت اور راحت ہو۔ آمین۔

نماز جنازہ

جناب پیر افتخار احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ ۲۹ دسمبر کو بروز جمعہ کچھ عرصہ بیمار رہکر راہی ملک بقاء ہوئیں۔ مرحومہ میاں محمد الدین صاحب آٹا فروش جو بہت مخلص اور پرجوش احمدی تھے چند دن نمونیہ کے مرض میں مبتلا رہکر یکم جنوری کو

احمدیہ کوآپریٹیو سٹور قادیان

بہی خواہان ملت میں یہ خبر کمال مسرت سے سنی جائیگی۔ کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی جو ہر وقت قوم کی بہتری اور بہبودی میں مصروف رہتے ہیں۔ کی توجہ سے قادیان میں احمدیہ کوآپریٹیو سٹور قایم کیا گیا ہے۔ روپیہ تجارت پر لگانے کے لئے ایک دوست نے حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ روپیہ کو محفوظ رکھنے کیلئے سب سے بہتر جگہ سٹور ہے۔ چودہری غلام احمد صاحب بی۔ اے سکرٹری احمدیہ کوآپریٹیو سٹور قادیان کمال تن دہی اور جانفشانی سے سٹور کو ہر شعبہ میں کامیاب بنانے میں مصروف ہیں۔ ابھی اسکی ابتدائی حالت ہے پہلی رات کا چاند ہی ہر ایک کو مشکل نظر آتا ہے مگر انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے اور قریب آرہا ہے جبکہ حضرت اقدس کی دعاؤں سے یہ ہمارا سٹور اسقدر پھلے پھولیگا کہ یہ تمام قومی ضروریات کو انشاء اللہ تعالےٰ کماحقہٗ پورا کرنے کا واحد ذریعہ ہوگا۔ جو دوست حضرت اقدس کے منشاء مبارک کو پورا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دامے درمے قدمے سخنے سٹور کو ہر پہلو سے مضبوط بنانیکے لئے کوشاں ہوں۔ ایک تو روپیہ محفوظ رہے گا۔ دوم تجارت پر صرف ہو کر منافعہ اور اضافہ کا موجب ہوگا۔ سوم قومی ضروریات پورے ہوں گے۔ اور چہارم سب سے بڑھکر غرض جس پر سب اغراض قربان ہونی چاہئیں۔ وہ حضرت اقدس کی منشاء پوری ہوگی۔ جو دوست احمدیہ کوآپریٹیو سٹور کے قواعد وضوابط دیکھنا چاہئیں۔ وہ چودہری غلام احمد صاحب بی۔ اے سکرٹری احمدیہ کوآپریٹیو سٹور سے خط وکتابت کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

پنجاب مسلم لیگ کی آل انڈیا مسلم لیگ سے علیحدگی

یہ امر حیرت سے سنا جائیگا کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے پنجاب پراونشل مسلم لیگ کو علیحدہ کر دیا ہے۔ آجکل مسلمان ملکر کام نہیں کر سکتے ان کی ہر ایک بات رخنہ اندازی اور آزردگی و کشیدگی سے ٹپر ہکر تنفر کی جھلک نمایاں ہے۔ اور سچ ہے اگر یہ امور بدیں طرح زور شور سے ظہور پذیر نہ ہوتے۔ تو مسیح موعود کے مبعوث ہونیکی کیا ضرورت تھی۔

سوال یہ ہے کہ کیا لکھنؤ لیگ پنجاب لیگ کو الگ کر کے اب اپنے آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کہہ سکتی ہے؟

ضرورت پریس!

جن قریبی اخباروں کے قیمت تاحال وصول نہیں ہوئی ہے فروری کا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے نام بلا قیمت روانہ کیا جائیگا۔ علاوہ اس عام اطلاع کے خصوصیت کے ساتھ وہ بذریعہ خط کی اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو وی پی واپس کرنے سے پہلے اطلاع دیں۔ اگر ایک پرچہ پر ایک صریح ظلم ہوگا۔ اور گویا اس اخبار نور کو ہی

تلاش عزیز

منشی غلام حسین پٹواری احمدی لکھتے ہیں۔ کہ میرا لڑکا مسمی سردار خاں عمر چودہ پندرہ سال رنگ گندمی جسم پتلا کانوں میں سوراخ مرکیوں کا ہے عرصہ دو ماہ سے سکول قلعہ دیدار سنگھ سے جہاں وہ اول مڈل میں تعلیم پاتا تھا۔ مفرور ہو گیا ہے جس شخص کے پاس پہونچے ازراہ ہمدردی اسلامی و انسانی خاکسار کو ضرور مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار

سکھ صاحبان بھائی بالا کی جنم ساکھی کو مانتے بھی ہیں! اور نہیں بھی!

جب ہم جنم ساکھی سے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ حوالجات پیش کرتے ہیں:۔

تیئے حرف قرآن دے تیئے سپارے کین
تس وچہ پند نصیحتاں سنکر کرو یقین

جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۲۰

یعنے قرآن مجید کے تیس حروف اور تیس ہی سپارے ہیں۔ اس میں لاانتہا نصیحتیں ہیں۔ اے لوگو ایسا نہیں کرو کہ ان نصیحتوں کو اس کان سنو اور دوسرے کان نکال ڈالو۔ بلکہ اسپر یقین کرو۔ تو سکھ دوست فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ کہ ہم جنم ساکھی کو نہیں مانتے۔ مگر اب خالصہ اخبار نے بڑے طمطراق سے جنم ساکھی کا خود بخود چلنا ظاہر کیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ہمارے دوست ایک وقت میں ایک بات سے انکار کرتے اور دوسرے وقت میں اس سے سند لاتے ہیں یہ "میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو" نہیں تو اور کیا ہے؟

لنڈن ٹائمز کی قیمت میں اضافہ

لنڈن ٹائمز کی اشاعت روزانہ دو لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ ہندوستان کے کسی اخبار نویس کو دو لاکھ کی اشاعت کا خواب بھی نہیں آسکتا۔ باوجود اسقدر کثیر در کثیر اشاعت رکھتے ہوئے بھی کاغذ کی شدید گرانی اور تین گنا قیمت بڑھ جانے کے باعث اخبار لنڈن ٹائمز نے اپنی قیمت کو دوگنا کر دیا ہے۔ جب بڑے بڑے اخبارات کا یہ عالم ہے تو بیچارے چھوٹے چھوٹے اخبارات کا حال کچھ نہ پوچھئے۔ کہ وہ کن مصائب سے اپنے دن پورے کر رہے ہیں۔"

نور کیساتھ علی ہمدردی کی ضرورت ہے

نور جس خلوص قلب

اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجاآوری خدمت پر کمربستہ ہے۔ وہ بہی خواہان ملت سے پوشیدہ نہیں ہوگا۔ یقیناً تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں آریوں میں اشاعت اسلام کے حق کو کماحقہٗ ادا کر رہا ہے۔ گویا ایسے مفید ترین پرچہ کی اعانت کرنا اپنی اعانت کرنے کے مصداق ہے۔ مگر افسوس کہ تاحال بہی خواہان ملت نے اپنے اس فرض اولی کیطرف قطعاً توجہ نہیں کی۔ نور کی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے بہی شرم آتی ہے۔ دوسری طرف کاغذ کی گرانی نے ناک میں دم کر دیا ہے قیمت تین گنا زیادہ ہو گئی۔ ہم حیران ہیں کہ کریں تو کیا کریں۔ اگر ہمدردان ملت اس اڑے وقت میں نور کیطرف توجہ فرمادیں اور ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک خریدار پیدا کر دے تو ایک حد تک مشکلات رفع ہو سکتی ہیں۔ ایک طرف نور کے اہم اغراض اور مقاصد کے تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے حق کو ادا کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف نور کی اقل بلکہ قلیل اشاعت اور تیسری طرف آپ صاحبان کی بے پرواہی رہ رہ کر دل کو چوٹ لگاتی ہے۔ نور کے وہ کونسے دوست ہونگے جنکے ایک دو دوست نہوں۔ اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی توسیع اشاعت کیلئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ دوستو! اگر اس وقت توجہ نہیں کروگے تو پھر اور کونسا وقت توجہ کا آئیگا۔ میں دیکھونگا کہ اس اڑے وقت میں کسقدر دوست اپنی آواز کو بلند کرتے ہیں۔ اور سب سے پہلی لبیک کسکی ہوتی ہے +

KHILAFAT LIBRARY

نور کی خدمات کا اعتراف ایک غیر کی زبان سے!

جناب نانک چند صاحب ٹھیکیدار لکھتے ہیں۔ کہ شیخ محمد حسین صاحب جو کہ آپ لوگوں کی جماعت میں داخل نہیں ہے۔ انکی زبان سے آپ کی اخبار کی تعریف بے حد سنی گئی۔ وہ آپ کے زبردست مضامین کے دل و جان سے گرویدہ ہیں۔ لہذا ایک پرچہ آپ میرے نام جاری فرمادیں۔ مگر حیرانی کی بات یہ ہے۔ جبکہ مخالف سکھ اور آریہ تک بہی نور کے زبردست مضامین کے بدل و جان معترف ہیں تو اپنوں کو کیا ہو گیا۔ جو نور کی توسیع اشاعت کے سوال سے بے فکر ہیں۔ کیا اگر آپ نور کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہیں فرمادینگے۔ تو اور رام سنگھ اور شیر دیال توجہ کریگا۔ اگر ہمارے دوستوں کی سرد مہری کا یہی عالم رہا تو ہمیں خوف ہے کہ نور کو وہ روز نہ دیکھنا پڑے جسکے تصور سے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔ جو روز آپ لوگوں کے لئے ہمیشہ کے واسطے ایک سیاہی کا داغ چھوڑ جائیگا۔ اور آنیوالی نسلیں نہایت حیرت سے یہ الفاظ دوہرائینگی۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا ذریعہ تھا۔ مگر نور کے خریدار اور ناظرین ایسے بے نظیر مجاہد پرچہ کو بہی قایم نہ رکھ سکے ہماری دل و جان سے یہ دعا ہے کہ نہ نور کے پرچہ کو یہ روز دیکھنا پڑے۔ اور نہ آپ کے ماتھا پر یہ داغ ہو۔ خدا کرے کہ آپ اپنے فرض کو پہچانیں اور اس اہم کام کیطرف توجہ کریں

قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ

یہ امر واقعہ ہے کہ جب تک ہم قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع نہیں کرینگے ہم دعوت حق سے ہرگز عہدہ برا نہیں ہو سکینگے۔ اور پھر خصوصاً اس حالت میں جبکہ ایک جماعت نے محض قرآن کریم کی مطاہر تعلیم کے متعلق غلط فہمی پھیلانیکے لئے قرآن مجید کا گورمکھی میں از سر تا پا غلط ترجمہ کر کے گورمکھی ان لوگوں میں بکثرت مفت تقسیم کیا۔ اور اس ترجمہ کا سب خرچ جو تقریباً چار پانچہزار روپیہ ہوگا صرف ایک ہی شخص نے دیا۔ تو اس صورت میں اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کہ ہماری ذمہ داری کسقدر بڑہ جاتی ہے اور کسقدر جلد سے جلد ہمیں قرآن مجید کا صحیح گورمکھی ترجمہ گورمکھی ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچانا ضروری ہے اسوقت تک حسب ذیل درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ گزشتہ تعداد ۷۰ + (۱) قاضی محمد یوسف صاحب (۱) منشی علی نواز خانصاحب (۱) مولوی عبد الصمد صاحب ۳ کل ۷۲ جب تک کم از کم پانصد پیشگی درخواستیں نہ آجائیں میں مسودہ مطبع میں چھپنے کیلئے بہیج نہیں سکتا۔ ابھی ۳۲۸ کی کمی ہے۔ میں دیکھونگا کہ کون قرآن مجید کی اشاعت کیلئے کمر ہمت باندہتا ہے؟

جلسوں کا ہفتہ

دسمبر کا آخری ہفتہ دراصل سالانہ جلسوں کا ہفتہ تھا اس میں کون کون سے جلسے ہوئے۔ انکی مختصر تفصیل درج ذیل کیجاتی ہے +

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۲۶ و ۲۷ و ۲۸ دسمبر کو قادیان دارالامان میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ مہمانوں کی تعداد پانچہزار سے تجاوز تھی۔ اور پانصد سے زیادہ خواتین!۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب۔ یہ صاحبان لیکچرار تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر پورے ۲ گھنٹہ ہوا۔ لیکچر میں اسقدر قوت مقناطیسی تھی کہ سامعین سب کے سب بت بنے بیٹھے رہے۔ سات ہزار چندہ ہوا۔

تقریباً انہیں ایام میں ہمارے لاہوری بہائیوں کا جلسہ

لاہور میں تھا۔

جناب مولوی محمد احسن صاحب کا بت کھڑا کرنیکے باوجود بہائیوں کی تعداد ۷۰ کے قریب بتلائی جاتی ہے۔

یہ بت پرستی اور حق کی مخالفت؟

فاعتبروا یا اولی الابصار

آل انڈیا یا ہندو کانفرنس کا جلسہ

ان تاریخوں میں زیر صدارت دیوان دی پی ناد ہورا وسی۔ ائی۔ ای ہوا۔ اگرچہ بہت سے ریزولیوشن پاس ہوئے۔ مگر ایک ریزولیوشن خصوصیت سے قابل غور ہے۔ یہ کانفرنس صوبہ متحدہ کی میونسپلٹیوں کے لئے ایکٹ کی سخت مخالفت کرتی ہے۔ جسمیں جداگانہ انتخاب کا حق دیا گیا ہے۔ اور جن ہندو ممبروں نے اس ایکٹ کی مخالفت میں استعفے دیئے ہیں انکی تعریف کرتی ہے۔

"نور" گورنمنٹ کے کاموں میں سہولت پیدا کرنا - اور اپنی ہمسایہ قوم مسلمانوں کی خیر خواہی (۲) تمام ہندوستان میں ہندو سبھائیں قایم کیجاویں اور ایک دوسرے کے بزرگوں کو برا بھلا نہ کہا جاوے -

(ستیارتھ پرکاش کے ۱۴ سملاس کا کیا علاج ؟) آج سے ۹ سال پہلے حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود نے بھارت باسیوں کو یہی پیغام دیا تھا - مگر ہمارے ہمسایہ دوستوں نے اس پر توجہ نہ کی + شکر کہ اب دیر کے بعد آخر آنکھ کھلی +

محمڈن تعلیمی کانفرنس علیگڈھ :- زیر صدارت آنریبل

مسٹر محمد شفیع - ہوئی جس ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے -

(۱) الہ آباد یونیورسٹی کے ایم - اے کورس بابت ۱۹۱۶ء سے اسلامی تاریخ کے اخراج پر اظہار افسوس - اور اسکی بحالی کی درخواست (۲) گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے طلباء کے بہ تعداد کثیر ناکام رہنے کے وجوہ دریافت کرے - (۳) ابتدائے قیام الہ آباد یونیورسٹی سے عہدہ وائس چانسلر پر کسی مسلمان کا تقرر عمل میں نہ آنے پر اظہار افسوس (۴) پنجاب یونیورسٹی سے فارسی میں ایم - اے - کا امتحان قایم کرنے کی استدعا (۵) لازمی اور مفت تعلیم کے اصول پر جلد سے عمل کرنیکی استدعا گورنمنٹ سے - (۶) یونیورسٹیوں کے سینٹ و سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کی کافی نیابت (۷) پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات انٹرنس - ایف - اے - یا - بی - اے میں عربی و فارسی کے سنسکرت کے برابر نمبر مقرر کرنے کی درخواست - (.....) (۱۰) مسلمانان بنگال کی تعلیم کے لئے خاص تدابیر کی استدعا (۱۱) مشرقی کلاسیکل زبانوں کی تعلیم اور امتحانات کا ذریعہ انگریزی زبان نہیں ہونا چاہیئے وغیرہ وغیرہ +

KHILAFAT LIBRARY

آل انڈیا عیسائی کانفرنس - مدراس میں زیر صدارت

آنریبل مسٹر ایم - ایس - وار - سی - آئی - ای کلکتہ ۲۷ دسمبر کی عیسائیوں کی کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا - یہ کانفرنس دیسی عیسائیوں کی تھی - اس کانفرنس میں ان باتوں پر زور دیا گیا - کہ کونسلوں میں عیسائی قایم مقام لیا جائے - نیز صنعتی تعلیم دیسی عیسائیوں کو دیجاوے -

نیشنل کانگرس کا اجلاس

نیشنل کانگرس کا اجلاس - اب کی دفعہ جو لکھنؤ میں ہوا اس نے پچھلے تمام اجلاس پر فوقیت حاصل کرلی ہے - ایک تو اس میں نرم گرم کا ملاپ ہوا ہے - دوسرے ایکے ڈیلیگیٹوں کی تعداد ۲۳۵۰ بتلائی جاتی ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوئی - پنڈال میں وزیٹروں کی تعداد پانچ ہزار تھی - اس طرح سوا سات ہزار کی حاضری کانگریس میں تھی - پنڈت تلک کی آمد نے بڑا جوش پیدا کر دیا تھا - لڑکوں نے پنڈت تلک کی گاڑی کو خود کھینچا - ایک اور دلچسپ نظارہ یہ تھا کہ کانگرس کے اجلاس میں حضور لاٹ صاحب صوبجات متحدہ اپنی لیڈی کے ساتھ تشریف لے گئے جس سے لوگوں پر بہت اعلیٰ اثر پڑا - سیلف گورنمنٹ پر جو ریزولیوشن کانفرنس نے پاس کیا - اس پر بڑی پرزور تقریریں ہوئیں - اور سب نے متفق ہو کر اس ریزولیوشن کو پاس کیا -

برہمو سماج کانفرنس کا اجلاس لکھنؤ میں ہوا -

اس کے پردھان ہز ہائنس مہارانی سونیتی دیوی آف کوچ بہار تھیں - جنہوں نے بہت ہی پیارے لفظوں میں ایشور پریم اور بھگتی کے متعلق دلچسپ تقریر کی - اس کانفرنس میں ہندوستان کی مشہور شاعرہ مسز سروجنی نیڈو نے اپنی شاعرانہ تقریر کی - جس میں تمام لوگوں کے ساتھ پیار کرنیکا اپدیش دیا گیا ساتھ ہی ساتھ آپنے اپنی ماتا کا تذکرہ اسطرح کیا - کہ ایک برہمن عورت بنگال کے ایک ایسے گاؤں میں رہنے والی تھی - جہاں مسلمان کا سایہ پڑھانا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا - ایسی برہمن عورت نوجوانی میں اسلامی شہر حیدرآباد میں آئی - اور یہاں اس نے مسلمانوں کی خدمتگذاری میں اپنی ساری عمر گذار دی - جسوقت وہ عورت اس دنیا سے روانہ ہوئی تو نوجوان مسلمان اپنے کندھوں پر اٹھا کر چتا پر لے گئے - اس عورت کی ارتھی پر کھڑی ہو کر میں نے پرن کیا - کہ میں بھی اپنی ماتا کی طرح الٹیور کی مخلوق کیساتھ پریم کرونگی - کیونکہ دنیا میں ایک دوسرے سے پریم کرنا اس سے بڑھکر دنیا میں اور کوئی عمدہ چیز نہیں

بھارت آریہ کمار کانفرنس :- آریہ کمار کانفرنس

لکھنؤ کا اجلاس ... شان کے ساتھ ہوا - رونیبل مالکرشن جی پردھان کانفرنس اور پردھان استقبالیہ کمیٹی کی تقریریں نہایت پرزور اور مؤثر تھیں - آریہ کمار ٹورنامنٹ نہایت جوش اور سرگرمی سے ہوئی - نوجوانوں کی جسمانی نمائش میں تیس آدمی پیش ہوئے تھے - انعام لکھنؤ اور شاہجہانپور کے حصہ میں آیا - دماغی مباحثوں میں انعامی پیالہ اٹاوہ لے گیا - اتحادیوں کی فتح اور آریہ نوجوانوں کی جسمانی نشوونما اور مذہبی تعلیم کے متعلق ریزولیوشن پاس ہوئے +

سوشل کانفرنس کا اجلاس :- ۱۷ دسمبر کو کانگریس کے پنڈال

میں زیر صدارت بابو جوتش سرپ ڈیڑھ دن منعقد ہوا - آپنے اپنی تقریر میں فرمایا کہ سچے ریفارمر کا کام ہے کہ واقعہ کی مدد سے معیار پیدا کرے - سوشل اصلاح کی سبھا کو درحقیقت ایک زندہ سبھا بنانے کیلئے ہمیں ایک چھوٹی سی کمیٹی بنانی چاہیئے اور ایک اخبار اس کام کی اشاعت کیلئے جاری کرنا چاہیئے اپنی تقریر میں اچھوت جاتیوں کو اٹھانے پر بہت زور دیا اور کانفرنس میں کئی مفید ریزولیوشن پاس کئے گئے

صنعتی کانفرنس کا اجلاس بھی کانگریس کے

پنڈال میں رائے بہادر سیتانا تھ رائے کی زیر صدارت منعقد ہوا - آپ نے ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینے کیلئے بڑی زبردست تقریر فرمائی - جس کے بعد کئی ریزولیوشن پاس ہو کر گئے - آخر میں عہدہ داروں کا انتخاب ہوا آنریبل مسٹر بدھ اور مسٹر موہن داس رامجی جائینٹ سکرٹری مقرر کئے گئے - اب کانفرنس کا دفتر بمبئی میں رہے گا -

آل انڈیا ٹمپرنس کانفرنس ۲۷ - دسمبر کو لکھنؤ

میں زیر صدارت آنریبل مسٹر بی - این شرما آل انڈیا ٹمپرنس کانفرنس ہوئی - لالہ نند لال اور رائے بہادر لالہ گھینسا لال نے ریزولیوشنوں کی تحریک اور تائید کی - جنرل سکرٹری کانفرنس ہذا نے یہ بتائے جانے پر کہ انہوں نے ٹمپرنس کے مقصد کو ترقی دینے کے متعلق کیا کیا کچھ کیا ہے - مسٹر گنگ ڈپٹی کمشنر امرتسر کا شکریہ ادا کیا گیا - اور پنجاب کے تماکو نوشی کے متعلق موجودہ قانون کی بہت تعریف کی +

ایک سکھ دوست کا خط کہ گورو خود خدا ہے، ایڈیٹر نور کا جواب کہ خدا آقا ہے اور گورو غلام ہے

سردار گوجر سنگھ صاحب پریذیڈنٹ سنگھ سبھا چانک پور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

شری واہگورو جی کا خالصہ۔ شری واہگورو جیکی فتح ہی آپ کے اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۳ نومبر ۱۶ء میں التماس ہے کہ گورو بھی مکمل بالذات۔ قایم بالذات اور روشن بالذات ہے۔ جیسے ست گورو شری گورو ارجن صاحب جی سکھمنی صاحب میں فرماتے ہیں:۔

باني سکھمني اشٹپدي ۸ :۔

برہم گیانی سبھ شرست کرتا! برہم گیانی سدا جیوے نہیں مرتا
برہم گیانی مکت جگت جیو کا داتا برہم گیانی پورن پرکھ بدھاتا
برہم گیانی انات کا ناتھ برہم گیانی کا سب اوپر ہاتھ
برہم گیانی کا سگل آکار برہم گیانی آپ نرنکار
برہم گیانی کی سوبھا برہم گیانی بنی نانک برہم گیانی سرب کا دھنی"

ترجمہ:۔ سچا رہبر تمام کائنات کا پیدا کرنیوالا۔ وہ سدا ہی سلامت ہے۔ کبھی نہیں مرتا۔ سچا رہبر نجات دینے والا۔ سچا رہبر پروردگار ہے۔ سچا رہبر غریبوں کا مالک ہے سچا رہبر سب کا مالک ہے۔ سچے رہبر نے تمام کائنات کو پیدا کیا۔ سچا رہبر خود ہی اللہ ہے سچے رہبر کی تعریف سچا رہبر ہی کر سکتا ہے۔ ست گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ سچا رہبر تمام مخلوقات کا مالک ہے"

پیارے ویر جی۔ اس شبد پر زیادہ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ست گورو شری گورو ارجن صاحب جی نے واضح طور پر اوپر تحریر کردہ اشٹپدی میں بتلا دیا ہے"

ایسی ہی ست گورو ارجن صاحب جی سکھمنی صاحب اشٹپدی نمبر ۱۱ میں فرماتے ہیں:۔

جیوں جل میں جل آکھٹانا یتوں جوتی سنگ جوت سمانا
گنگ گئے گون پائے لبرام نانک بریہ کے سد قربان

ترجمہ:۔ جسطرح جل میں جل ملکر تمیز نہیں رہتی۔ اسی طرح سچے رہبر اور خدا تعالےٰ میں کوئی تمیز نہیں رہتی سچے رہبر پر ایمان لانیسے نفس امارہ بس میں آجاتا ہے ست گورو نانک جی فرماتے ہیں ..... کہ ہمیں ہمیشہ اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جو سچا رہبر بھیجتا ہے"

"نور" میرے پیارے ویر یہ اقوال تو شری گورو ارجن دیو (جو سکھوں کے پانچویں گورو ہوئے ہیں) کے ہیں۔ اس لئے اب ہم سکھوں کے سب سے پہلے گورو۔ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے اقوال تلاش کریں کہ آپ اس امر کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آیا گورو جی مخلوق کو خالق سمجھتے ہیں؟ یا خالق کو خالق اور مخلوق کو مخلوق؟ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ راگ دھنا سری محلا پہلا میں فرماتے ہیں:۔

گگن میں تھال رو چند دیپک بنے تارکا منڈلا جنک موتی
دھوپ مل آن لوبان چنور کرے سگل بن رائے
پھولنت جوتی۔ کیسی آرتی ہوئی بھوکھنڈنان تیرے آرتی۔

انہد شبد وجنت بھیری
سہنس تو نین ننانیں تو مورتی کو نہیں مورت ننا ایک تو ئی
سہنس مد پھول نن ایک پد گندھ ل!
سنس تو گندا یو چلت موہی
سب میں جوت جوت ہے سوئی
تس کے چانن سب میں چانن ہوئی
گور ساکھی جوت پرگٹ ہوئی
جو تس بھاوے سو آرتی ہوئی
ہر چرن کمل مکرند لوبھت منوں ان دنوں
موہ آئی پیاسا کرپا جلدی نانک سارنگ کیو ہے
جانے تیرے ناؤں واسا۔

ترجمہ:۔ خدا کے آدمی کے لئے آسمان تھالی ہے ستاروں اور سیاروں کے اس اگاش میں موتی جڑے ہوئے ہیں۔ چاند اور سورج دو بڑے لیمپ ہیں جس سے تیری آرتی مکمل ہوتی ہے۔ یہ تمام خوشبو تیری آرتی کی مہک ہے۔ بادنسیم ہر وقت آرتی میں چنور کرتی ہے۔ کل بناتی دنیا پھول ہیں" اے نور کے خدا کیسی لطیف تیری آرتی ہے اے خوف کے رد کرنے والا خوشی سے نہ بجھی ہوئے سرس تیرے نقاروں کا کام دیتی ہیں۔ تیری ہزار آنکھیں ہیں پر ایک آنکھ بھی نہیں۔ تیری ہزار شکلیں ہیں پر ایک شکل بھی نہیں۔ تیرے ہزار پاؤں ہیں پر ایک پاؤں بھی نہیں۔ تیرے ہزار سونگھنے کے اعضا ہیں پر ایک اعضا بھی نہیں۔ میں تیرے اس کھیل پر تعجب کرتا ہوں۔ نور جو کہ ہر ایک چیز میں ہے تیرا ہی ہے ہاں گورو کی تعلیم کے ذریعہ اس نور کا پتہ ملتا ہے

پتہ ملتا ہے۔ وہ چیز جو تجھے خوش کرتی ہے تیری حقیقی آرتی ہے۔ اے خدا تیرے پاؤں جو پھول سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ میرا دل فریفتہ ہے رات اور دن میں اسکا خواہشمند ہوں۔ اپنی مہربانی کا شربت پیاسے نانک کو پلاؤ تاکہ وہ تیرے نام سے اطمینان قلب حاصل کرے"

KHILAFAT LIBRARY

نور اب اس مذکورہ بالا اقوال میں حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نہایت واضح طور سے فرماتے ہیں۔ اے خدا نور جو کہ ہر ایک چیز میں ہے تیرا ہی ہے ہاں گورو کی تعلیم کے ذریعہ اس نور کا پتہ ملتا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ خداوند قدوس کے نور دکھلانیکا رہبر گورو ہے نا کہ گورو خود خدا ہیں۔ پھر حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ آگے بھی فرماتے ہیں:۔

کہو نانک ہم نیچ کرما۔ شرن پڑے کی راکھو شرما"

اب تو صاف طور پر اظہر من الشمس ہو گیا۔ کہ گورو عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر یا محو ہو کر خدا نہیں ہو جاتے۔ اور نہ ہی انمیں کوئی خدائی طاقت پیدا ہو جاتی ہے بلکہ یہ تو انکی روحانی تعلیم کا ایک درجہ ہے جسکی برکت سے وہ دنیاوی زندگی کے حاصل کرنیسے مستغنی ہو جاتے ہیں اور یہی گورو نگی پاک تعلیم ہے کہ خدا کی بندگی میں ایسے محو ہو جاؤ یہانتک کہ تم اپنے آپ کو بھول جاؤ۔ اور ذات کو ذات میں فنا کرنیکا مطلب یہی ہے کہ "اللہ اللہ ایسا کہو۔ اللہ ہی رہے اور تو نہ رہ"۔ امید کہ سردار گوجر سنگھ صاحب اب خالق اور مخلوق کے فرق کو سمجھ گئے ہونگے۔ اگر نہیں تو ذرا اول گورو اور پانچویں گورو کے اقوال کو تطبیق دیکر دکھلائیں۔

ایک آریہ اور مسلمان کی دلچسپ گفتگو!

ستمبر کا مہینہ تھا۔ صبح کے آٹھ بجے ہوں گے سورج جانب مشرق سے تقریباً دو نیزے اوپر آچکا تھا۔ اگرچہ موسم میں نسبتاً خشکی محسوس ہوتی ہے مگر سورج کی کرنیں اس وقت بھی اسقدر حرارت رکھتی ہیں کہ بعض اوقات انکی تیزی جون اور جولائی کی حدت کو یاد دلا دیتی ہے۔ اس وقت دو نوجوان ہنستے کھیلتے ایک باغ کیطرف جا رہے ہیں۔ جن میں سے ایک کے سر پر ٹوپی گلے میں لانبا کوٹ اور نیچے شرعی تہبند ..... ہے۔ اور دوسرے کی بھی عمر انیس بیس برس کے لگ بھگ معلوم دیتی ہے۔ گلے میں چست انگرکھا اور نیچے دھوتی۔ چار ابرو کا صفایا کئے ہوئے ہے۔ دونوں کا لباس باوجود مختلف ہونے کے ان کے مذہبی آدمی ہونے کی شہادت دے رہا تھا اور ان کے لباس اور انکی وضع قطع سے بین طور پر ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ یہ دونو نوجوان مختلف خیالات رکھتے ہیں۔ بھلا ان نوجوانوں کو ذرا غور سے دیکھیں کہ یہ کون کون ہیں۔ اوہ! اب تو یہ درختوں کے گھنے جھنڈ میں جا پہنچے۔ جس جگہ سورج کی کرنیں بھی بہت کم اثر کرتی ہیں۔ خیر پرواہ نہیں یہاں ٹھہر کر کچھ انتظار کریں۔ ابھی ابھی یہ درختوں کے جھنڈ سے نکلکر میدان میں آجائینگے! تو پھر ان کو پہچاننا بہت آسان ہوگا۔ لیجئے اب ان نوجوانوں نے درختوں کا فاصلہ بھی طے کر لیا۔ اب تو ان کے چہرے بھی صاف نظر آتے ہیں۔ ہاں یہ تو ہمارے اپنے ہی آدمی ہیں۔ ان میں ایک تو ہمارے اسلامی اسکول کا پرانا طالبعلم ہے۔ جس کا نام عبدالرحمن ہے۔ اور دوسرا یہاں کی آریہ سماج کا سکرٹری ہے۔ جس کا نام پنڈت بشمبر دیال ہے۔ آؤ ذرا نزدیک ہو کر ان نوجوانوں کی باتیں تو سنیں۔ یہ کیا گفتگو کر رہے ہیں۔

بشمبر دیال:۔ ڈیر فرینڈ (پیارے دوست) یہ بات آپ سے پوشیدہ نہیں کہ ہم نے اول جماعت سے لیکر فنفتھ ہائی تک اکٹھی ہی ایک سیٹ پر تعلیم پائی۔ اور شروع سے مجھے آپ کے ساتھ ایسی محبت رہی ہے۔ شاید مجھے اپنے حقیقی بھائی سے بھی اتنا اُنس نہ ہوگا"!

عبدالرحمن:۔ "پنڈت جی میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ باوجود آریہ ہونے کے میرے ساتھ اس قدر انس رکھتے ہیں۔ خدا آپ کو اس کا نیک بدلہ دے۔ بیشک ہم باوجود اختلاف مذہب کے ہمیشہ ایک دوسرے کے سچے ہمدرد رہے ہیں۔ اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری محبت کو اس سے بھی زیادہ ترقی دے"۔

KHILAFAT LIBRARY

بشمبر دیال:۔ "پیارے دوست میں آپکے اس احسان کو تا زیست نہیں بھولونگا۔ جو آپ نے ایک دفعہ جب میں سخت علیل ہو گیا تھا۔ اور میرے حقیقی رشتہ دار بھی مجھے مایوس ہو کر کنارہ کشی اختیار کر رہے تھے۔ مگر آپ نے میری تیمارداری میں وہ حق ادا کیا کہ اگر میرا حقیقی بھائی میرے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا تو میں سمجھتا کہ اس نے قلبی محبت کا حق ادا کیا ہے"۔

عبدالرحمن:۔ (بات کاٹ کر) پنڈت جی آپ ان باتوں کو جانے دیں۔ میں نے آپ کے ساتھ کوئی احسان نہیں کیا۔ بحیثیت دوست ہونے کے یہ میرا فرض تھا کہ میں اپنے ایک عزیز دوست کیلئے اپنا تن من دھن تک وار دیتا۔ کیا آپ نے میرے ساتھ پانچویں جماعت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار نہیں پڑھے ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست!
در پریشاں حالی و درماندگی!

جنہوں نے ہماری محبت کو بڑھانے کے لئے سونے پر سہاگہ کا کام کیا تھا"!

بشمبر دیال:۔ "ہاں صاحب آپنے خوب یاد دلایا؟ آہ! اے گذرے ہوئے زمانہ تو کچھ عرصہ کیلئے پھر واپس آجا۔ آہ! آپ نے خوب یاد دلایا یہ وہی زمانہ تھا جب میں لالہ جی سے ستیارتھ پرکاش سنا کرتا تھا! اور آپ ہر روز مولوی غلام نبی صاحب سے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ بیشک وہ عجیب آزادی کا زمانہ تھا۔ آہ پردے پھٹ جا۔ دوئی ہٹ جا۔ گذرے ہوئے زمانہ تو کچھ عرصہ کیلئے واپس آجا۔ آہ! آپ نے یہ بات پہلے وقت یاد دلائی۔ اس وقت میں آپ سے ایک ضروری عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ خفا نہ ہوں تو میں کہوں؟"

عبدالرحمن:۔ "پنڈت صاحب آپ تکلف سے کام لے رہے ہیں جو کچھ آپ فرمانا چاہیں وہ بے تکلف فرمائیں"۔

بشمبر دیال:۔ "مجھے اندیشہ ہے کہ آپ سنکر خفا ہونگے اگر آپ مجھے پختہ وعدہ دیں کہ آپ خفا نہ ہونگے تو شاید میں عرض کرنے کی جرأت کر سکوں"۔

عبدالرحمن:۔ "آپ کا یہ تکلف اور التوا مجھے سخت گھبراہٹ میں ڈال رہا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ خواہ آپ مجھے کیسی ہی کڑوی بات کیوں نہ کہیں۔ مگر میں ماتھے پر بل تک بھی نہیں لاؤنگا!"

بشمبر دیال (دلمیں خوش ہو کر) "تھینک یو مائی ڈیر! برادر (میرے پیارے بھائی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں) وہ میری عرض یہ ہے کہ اگر آپ ہماری سماج میں شدھ ہو جائیں۔ تو اس صورت میں ہماری باہمی محبت کو اور بھی چار چاند لگ جائیں گے"۔

عبدالرحمن:۔ شدھ "بھائی شدھ کسے کہتے ہیں؟ میں نے تو یہ اجنبی سا لفظ بہت کم سنا ہے"۔

بشمبر دیال:۔ "میرے پیارے بھائی شدھ سے مراد یہ ہے کہ آپ بھی آریہ بنجاویں۔ پھر آپ کو یگیو پویت (جنیئو دکھلا کر) پہنا جاویگا۔ اس صورت میں ہماری اور آپ کی محبت اس سے بھی زیادہ بڑھ جائیگی"۔

عبدالرحمن:۔ یہ بات سنکر (عبدالرحمن کا منہ مارے غصے کے سرخ ہو گیا۔ مگر ضبط سے کام لیکر اور غصہ فرو کر کے بولا) تو پھر پنڈت جی آپ ہی کیوں مسلمان نہیں ہو جاتے۔ یہاں نہ کوئی جنیئو وغیرہ کا جھگڑا ہے بس سچے دل سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، پڑھ لیویں۔ بس اسکے بعد آپ ہمارے بھائی۔ اور ہم آپ کے برادر!"

بشمبر دیال:- "کیا آپ کو آریہ دھرم پر کوئی اعتراض ہے اگر ہے تو بیان کریں۔ میں آپکی شانتی کرانے پر حاضر ہوں"

عبدالرحمن:- "سچ پوچھئے تو حقیقی معنوں میں روئے زمین پر ایک بھی آریہ نہیں۔ یہ سب یونہی آریہ! آریہ کی پکار پکار رہے ہیں"

بشمبر دیال:- "ہکا بکا ہو کر یہ کیا؟ اگر کوئی اعتراض ہے تو آپ اسے کھول کر بیان کریں؟

عبدالرحمن:- "پاکٹ سے نور کا پرچہ نکال کر (بشمبر دیال بہت جلد پرچے دیکھکر) ہائے میرا بس چلے تو میں ایڈیٹر نور کو ..... ظالم کیسے بے طرح ہاتھ دھو کر آریہ سماج کے پیچھے پڑا ہے) یوں پڑھنا شروع کیا۔ پہلا سوال:- رشی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش کے ۱۹۵ صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں:- کہ ہر ایک آریہ پرش چلتے وقت دیکھ دیکھ کر قدم رکھے تاکہ کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ پاؤں کے نیچے نہ آکر مر جائے اور پانی کو چھان کر پینا چاہیے تاکہ کوئی کیڑا نہ اندر چلا جائے" اب آپ ہی فرمائیے۔ کہ آجکل کون ایسا آریہ ہے۔ جو سوامی کے اس حکم کی پابندی کرتا ہو۔ کم از کم مجھے تو کوئی ایسا نظر نہیں آتا۔ دور کیوں جائیں۔ آپ کی مثال ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ جہاں آپ کھڑے ہیں۔ آپ کے پاؤں کے نیچے کثرت سے کیڑوں کی قطاریں چل رہی ہیں۔ اور آپ بے تحاشا انہیں لتاڑ رہے ہیں۔ اور پھر باوجود اس خلاف ورزی کے آپ ہمیں اپنے دھرم کی دعوت دیتے ہیں پہلے خود عامل بنو۔ پھر دوسروں کی فکر کرو"

بشمبر دیال (سخت گھبرا کر):- "دراصل یہ اصول ہمارے مذہب کی اس خوبی کو ظاہر کر رہا ہے کہ ہمارے مذہب میں کمال ہمدردی اور رحم کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور اگر ہم اس پر عمل نہیں کرتے تو یہ ہماری کمزوری ہے۔ اس میں ہمارے مذہب کا کیا دوش ہے؟"

عبدالرحمن:- "بہت اچھا اب دوسرا سوال سنئے! بیشک آپ میں تو رحم ہے۔ مگر مشکل تو یہ کہ وجود دیگر ایشور آپ پیش کرتے ہیں۔ وہ تو مجرم کا ایک رتی بھر بھی گناہ نہیں بخشتا۔ کیونکہ سزا نہ دینے سے اس کا انصاف اور عدل قایم نہیں رہتا۔ اور پھر بقول پنڈت لیکھرام ہر ایک جیو کو اپنے گناہ کا پھل ضرور ملتا ہے۔ خواہ وہ بھول سے ہو یا دیدہ دانستہ۔ دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۴۔ اور پھر رگوید بھومکا کے صفحہ ۳۵ پر پنڈت دیانند جی فرماتے ہیں کہ "چیونٹی اور پتنگے وغیرہ کو ہلاکت گاہ سے آہستہ آہستہ ہٹا دینا چاہیئے۔ ورنہ پاؤں تلے دبکر یا آگ میں جلکر مر جائے گا۔ اور تمہیں پاپ ہوگا۔ اب یہاں مشکل یہ ہے کہ جب ہر ایک گناہ کی سزا لازمی ہے۔ تو اس طرح انسان آریہ ہو کر مکتی حاصل نہیں کر سکتا"

بشمبر دیال:- "یہ بات تو بالکل درست ہے۔ اس کے متعلق بھی میرا وہی جواب ہے کہ اگر ہم اس پر عمل نہیں کرتے تو یہ ہماری کمزوری ہے۔ ورنہ اس سے آریہ دھرم پر حرف نہیں آتا۔ اور ہمارا ایشور گناہ کے متعلق چشم پوشی کر کے لوگوں کو گناہ کے لئے دلیر نہیں بنانا چاہتا"

KHILAFAT LIBRARY

عبدالرحمن:- "پھر سوامی جی مہاراج تحریر فرماتے ہیں کہ نیک اور دیندار آریہ کو چاہیئے۔ کہ گھر کے چاروں کونوں میں آگ کی دھونی لگا دے۔ اور گھر کے عین درمیان میں ایک اگنی کنڈ ہو۔ اور ایک جھنڈا گھر کا مالک لیکر کھڑا ہو جائے۔ اور منتروں کو آواز بلند پڑھے۔ اور گھر کے چاروں طرف اور چار جھنڈے نصب کرائے۔ وغیرہ"

اب سوال یہ ہے کہ جولائی کے مہینہ میں اگر حسب الحکم جناب پنڈت دیانند صاحب ایک گھر میں چار پانچ آگ کی دھونیاں لگائی جاویں۔ اور خوش قسمتی سے کمرہ بھی بہت تنگ ہو۔ جب کوئی آریہ دوست اس کے چاروں کونوں میں آگ لگا کر اور عین درمیان بیٹھے گا۔ جبکہ جون جولائی کے مہینہ میں پہلے ہی سر سے لیکر پاؤں تک پسینہ بہ رہا ہو۔ تو دریں حال وہ آتش خانہ نو ہار کی بھٹی کا نمونہ ہوگا۔ یا بہشت بریں۔ اگر آریہ دوست ہر مکان کے گرد جھنڈے نصب کر دیں اور چار یا پانچ آگ کی دھونیاں جلائیں۔ اور جولائی کا مہینہ ہو تو پھر دھرم کی اصلیت معلوم ہو جائے۔ ہائے کیا آپ اس دھرم کا ایڈیشن کرنگے اگنی کنڈ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ جانوروں پر رحم کرنا اور مچھر بھٹی میں پکنے کی ہدایت کرنا یہ عجیب رحمدلی ہے۔ ہمیں تو اس رحم سے بے رحمی اچھی ہے"

بشمبر دیال:- "ہائے کوئی بس نہیں چلتا۔ نہیں تو ایڈیٹر نور کو ضرور ہی

دراصل یہ ہم لوگوں کا ایسا خیال ہی ہے کہ اس طرح سے آگ کی گرمی انسان کو تکلیف دیتی ہے۔ بلکہ جب پسینہ آجاتا ہے تو بدن بالکل ہلکا پھلکا سا ہو جاتا ہے۔ بیشک آریہ لوگ اس اصول پر کاربند نہیں۔ مگر اس میں آریہ دھرم کا کیا قصور ہے"

عبدالرحمن:- "مسکرا کر" اچھا لیجئے پنڈت جی۔ اب اس سے اگلا سوال سنئے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۴۷ پر سوامی جی کہتے ہیں۔ کہ ایماندار آریہ کو دن میں دو دفعہ سندھیا اوپاسن یعنے پوجا پاٹ وغیرہ کرنی چاہیئے۔ اور آگ وغیرہ کی دھونی لگا کر اس میں بھگوان کا دھیان لگانا چاہیئے اور آگ میں صندل مشک۔ کافور۔ عطر۔ کستوری وغیرہ ہر روز دو دفعہ جلانا۔ تو کم از کم سات روپیہ ماہانہ خرچ فی کس کیلئے متحمل ہونا ضروری ہے۔ اور اس رسم کے ادا کرنے کے لئے گھر کے ہر ایک مرد کو چاندی کے چمچے بنوانے چاہئیں۔ بھلا صاحب ایک طرف تو قحط آٹھ آٹھ آنسو رلا رہا ہے اور دوسری طرف کم از کم دس روپیہ ماہوار کا اضافہ۔ موئے کو مارے شاہ مدار نہیں تو اور کیا ہے؟"

بشمبر دیال:- "(ہائے ہائے نور کے ایڈیٹر)" در اصل سوامی جی کے ایسا فرمانے میں ایک خاص حکمت ہے۔ اگر تمام آریہ صبح شام اس طرح اپنے گھروں میں ہون کیا کریں تو اس طاعون یا ہیضہ وغیرہ کی بیماری کا کہیں نام و نشان تک نہ رہے۔ اور اگر آریہ لوگ سوامی جی کے اس حکم کی تعمیل نہیں کرتے تو یہ آریوں کا قصور ہے۔ اس سے آریہ دھرم پر کونسا حرف آسکتا ہے" (باقی دارد)

(باقی انشاء اللہ پھر)

از ملفوظات خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ

چند روز کا ذکر ہے کہ میں نے چرک اور سشرت میں نے بذریعہ وی پی کے منگوائے یہ دونوں کتابیں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کیں آپ نے بعد ملاحظہ آپکی طرف سے ان کے متعلق مجھے حکم فرمایا ہے:۔ چرک اور سشرت کی اشاعت کے ذریعہ جو نیکی آپ نے ہندوستان پر کی ہے۔ بہت بڑی عظیم الشان ہے۔ ہر طبیعت کو ضرور شکر گذار ہونا چاہیئے۔ راقم محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان ضلع گورداسپور

سشرت

چرک اور سشرت جسکا اوپر کی چٹھی میں ذکر آیا ہے۔ ہندی طب کی قدیم اور مستند ترین تصانیف جنکے مکمل اور سلیس اردو دان پبلک کے استفادہ کیلئے کارخانہ ہذا کی طرف سے چھپکر شایع ہو چکی ہیں۔ امین سی سشرت بہت ہی پرانی کتاب ہے اسکے مصنف مہاراجہ راجیندر جی کے ہمعصر تھے۔ اس کتاب میں تشخیص الامراض علم العلاج اور حفظ صحت کے علاوہ جراحی بیان ایسی صحت اور تفصیل کیساتھ لکھا گیا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے محقق بھی آجتک کوئی ایسی بات نہیں دریافت کر سکے۔ جس کا بیان اس میں نہ ہو۔ ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے اور سہولت کیلئے مشکل الفاظ کا فرہنگ اور فہرست مضامین بھی ساتھ لگا دی گئی ہے۔

قیمت فی جلد مجلد سات روپے (مع) محصول ڈاک وغیرہ ۶ر

چرک

چرک کی تصنیف کو بھی لاکھوں ہی سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ تمام وید یک زبان اس کتاب کو علم العلاج میں سند مانتے ہیں۔ درحقیقت یہ ہے بھی ایسی ہی چیز۔ اس کے نسخے ایسے پر اثر ہیں۔ کہ باید و شاید وید لوگ آجتک اس کے نسخوں کا اسرار سینہ بسینہ تصور کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہم نے عوام کے فائدہ کے لئے اس کا لفظی ترجمہ شایع کر دیا ہے۔ اور اس ترجمہ کو عام فہم اور سلیس بنانیکی کوشش کی ہے۔

قیمت فی جلد مجلد سات روپے (مع) محصول ڈاک وغیرہ ۶ر

علاوہ ازیں

اشٹانگ ہردے

سشرت اور چرک سے اوتر کر دوسرے درجہ پر اس گرنتھ کی رمانی جاتی ہے۔ اس کا طرز بیان سلیس اور عام فہم ہے کہ ہر شخص جسے علم طب سے ذرا بھی مس ہے اس سے بے مدد استاد پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے اس میں علم جراحی اور طب کا بیان پہلو بہ پہلو پڑھ کر ویدک طب کا کون شایق ہے۔ جو لطف نہ اٹھائے گا۔

کا عام فہم اردو ترجمہ بھی چھپ چکا ہے

قیمت فی جلد مجلد (پانچ روپے) صمد محصول ڈاک وغیرہ ۶ر

KHILAFAT LIBRARY

ملنے کا پتہ:۔ وید راج سرداری لال مینیجنگ ڈائرکٹر ایورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ (۵۱) گمٹی بازار لاہور (تار کا پتہ رسائن لاہور)

گمشدہ عزیز کے پتہ لگانیوالے کو مبلغ تیس روپیہ نذرانہ

میر الرٹ کاسمی خداداد خان ۳۰۔ اگست و ۱۰۔ ستمبر ۱۹۱۶ء کی درمیانی تاریخوں سے کسی تاریخ بی۔ آئی کمپنی کے جہاز پریمیٹ فارم ۶ بندرگاہ کراچی سے اپنا نام عبد اللہ یا کھیہ اور بدلکر کسی خانساماں جہاز کی امداد سے سوار ہو گیا۔ چونکہ عزیز مذکور کو ابتدائے جنگ سے شوق تھا کہ کسی طرح جنگ یورپ میں شریک ہو کر نام حاصل کروں۔ لیکن اس کا چار ماہ سے بے سروسامان اور لاپتہ ہونیکی وجہ سے تمام خاندان میں گھبراہٹ اور پریشانی ہو رہی ہے۔ لہذا جملہ ناظرین اخبار سے بعد عجز و الحاح التماس ہے کہ بصرہ یا کسی اور جگہ یا جہاز میں اگر کہیں ہو جود ہو تو اس سے خط معہ پتہ لکھوا کر بھجوانے والے کو صاحب کو مبلغ تیس روپیہ بطور شکریہ ادا کر کے تا بزیست ممنون رہینگا۔ حلیہ حسب ذیل ہے:۔ عمر ۱۷۔ سال۔ قد میانہ۔ رنگ گندمی۔ آغاز شباب۔ جسم پتلا۔ داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی کا سرے والا پورہ اکٹا ہوا۔ داہنے طرف بالائے پیشانی بالوں میں چوٹ کا نشان۔ (المشتہر محمد ایوب خان سالدار ۵۶ کیمل کور کمپ نوشکی صوبہ بلوچستان)

آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔

ہمنے کمال محنت و شاقہ سے محض دوستوں کی خیر خواہی سے طب کے قلمی اور پرانی کتابوں سے ایک آنکھوں کیلئے سرمہ تیار تیار ہے یہ سرمہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ دہندہ۔ جالا۔ پھولا۔ پڑیال۔ سیلا سرخی اور ابتدائے موتیابند لگرے۔ غرضیکہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے لئے نہایت ہی مفید ہے قیمت فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ:۔ شیخ ذوالفقار علی صدیقی ہاتھی دروازہ بٹالہ

تریاق امراض نسوان

ظاہر ہے کہ اشتہارات ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانیوالی عبارات کا التزام اشتہار دینے والوں کی مدنظر رہتا ہے کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود و ملحوظ نہیں ہوتا۔ اسلئے میں بفضلہ تعالیٰ اشتہاریوں کے عام اور مذکورہ بالا شیوہ سے احتراز کر کے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں کہ

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہوں۔ یا

(۲) جنکے بچے ایک خاص مدت میں تشنج یا ام الصبیان۔ یا ام القرنیہ (اکھڑا) سے ضایع ہو جاتے ہوں۔ یا

(۳) جنکو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو۔ یا

(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیقوریا) یعنی سفید پانی آنیکی وجہ سے مریض ہوں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اور اسکے فضل اور احسان کے امیدوار ہو کر مجھ سے تریاق امراض نسوان منگائیں۔ جسکے مفید ہونے اور بالکل مفید اور کامیاب ہونیمیں مجھے بفضلہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی شبہ نہیں پہلی اور تیسری صورت میں نو ماہ۔ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی صورت میں ۳ ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک بمع پرچہ ترکیب استعمال بصورت بیماری ہوگا۔

المشتہر: حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مقام قادیان ضلع گورداسپور

اگر آپ

اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہو۔ تو۔

لال شربت

پلا دیں۔ کلیجہ کی کمزوری و کھانسی دلاغری کو دور کرتا ہے۔

لال شربت

پلاؤ۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک دوا ایکسال فائدہ کرتی ہے۔ پیسے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونیکی وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچے کو استعمال کرا کے آزمائش کر لیجئے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی محصول ڈاک ۴ر (چار آنہ)

ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

KHILAFAT LIBRARY

کی گولیاں نمبر ۱۱۶

ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس ایکسٹریکٹ ڈامینا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں۔ اسلیئے مغز ریڑھ۔ رگ اور خون کو طاقت دینے کا خاص دعویٰ رکھتی ہیں۔ زیادہ محنت جوانی کی خرابی دبے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو۔ ان کے استعمال سے اول ہی روز سے فایدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونیلگتی ہے۔ چہرہ پر رونق جوانی میں ضعیفی کی سی حالت لوٹتے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

دیکھیئے جناب ایڈیٹر صاحب جیسنجر دکن کیا تحریر فرماتے ہیں ہمنے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کر کے تیس گولیاں منگائیں۔ انکی تیر بہدف اثر اور فوائد پر نظر کرتی ہیں تو ان گولیوں کی قیمت بجائے ایک روپیہ کے سو روپیہ رکھنی چاہیئے تھیں۔

ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظیمہ کو اشتہاری ادویات سے خراب نہ کیجئے

سرمہ سیاہ۔ برائے استعمال روزانہ ۴ر

" سفید۔ پھولا جالا دھند غبار کو دور کرتا ہے ۸ر

" سنجات۔ دکھتی آنکھ کا جادو۔ ایک دفعہ میں آرام ۸ر

" جوہر بصر۔ لاعلاج پرانی آنکھوں کی بیماریوں کیلئے معجزہ ہے ناغہ

ڈھلکا۔ پھولا۔ جالا۔ نزول الماء کو دور کرتا ہے ۴ر

سرمہ نایاب۔ جواہرات سے ہزارہا درجہ قیمتی ایکدفعہ استعمال کیجئے

اکسیر معدہ۔ طب یونانی کا نچوڑ۔ نمک سلیمانی۔ یا اجوائن ۴ر

نہیں ہے ۸ر

ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ بوٹ وغیرہ کی فہرست طلب کیجئے

جوندامل کمپنی منٹگمری

لوگو آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ہم نے کمال محنت شاقہ سے محض دوستوں کی خیرخواہی سے طب کی قلمی اور پرانی کتابوں سے ایک آنکھوں کیلئے سرمہ تیار کیا ہے یہ سرمہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کیلئے نہایت ہی مفید ہے دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال سیلا۔ سرخی۔ اور ابتدائی موتیا بند کو رکے۔ غرضیکہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ ملنے کا پتہ۔ شیخ ذوالفقار علی صدیقی ہاتھی دروازہ بٹالہ۔

طیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظیمہ کو اشتہاری ادویات سے خراب نہ کیجئے سرمہ سیاہ برائے استعمال روزانہ قیمت ۴ر۔ سرمہ سفید۔ پھولا جالا۔ دھند غبار کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۸ر۔ سرمہ نجات۔ دکھتی آنکھ کا جادو۔ ایک دفعہ میں آرام۔ قیمت ۸ر۔ جوہر بصر۔ لاعلاج پرانی آنکھوں کی [illegible] ڈھلکا پھولا جالا۔ نزول الماء کو دور کرتا ہے۔ سرمہ نایاب۔ جواہرات سے ہزارہا درجہ قیمتی ایکدفعہ استعمال کیجئے۔ اکسیر معدہ۔ طب یونانی کا نچوڑ۔ نمک سلیمانی۔ یا اجوائن نہیں ہے۔ قیمت ۸ر۔ ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ بوٹ وغیرہ کی فہرست طلب کیجئے۔

جوندامل کمپنی منٹگمری

طبی مشورہ

طبی دنیا میں بزبان اردو اپنی شان کی سب سے پہلی مفید عام اور سستی کتاب ہے

ایڈیشن دوم

مختصر فہرست مضامین

طبابت میں خطرناک تجارت بیماری اور ڈاکٹر کی ہمدردی کی ہمدردی۔ علاوہ قدرتی معالج ڈاکٹر ہیوڈاکٹر ٹیلی ڈاکٹر [illegible] ڈاکٹر تنیند ڈاکٹر ورکش ڈاکٹر اگ ڈاکٹر آفتاب ڈاکٹر خیال ڈاکٹر [illegible] ڈاکٹر تجویز ہمچو علاج بذریعہ قوت ارادی آسان مجرب نسخہ جات انعام الٰہیہ کے خواص معلومات ضروریات کی اشیاء دلچسپ معلومات افیون بھنگ تمباکو چاس سلاجیت شراب کاور گوشت لونگ غیرہ غیرہ بخار دق ہیضہ قبض پیچش کام یرقان امراض جسم و جلہ متفرق امراض دلچسپ مشورہ بمعہ علاج نولی کرم کی تشریح اور طریق وغیرہ بیشمار مضامین درج ہیں۔ قیمت ۱۶۴ صفحہ کی خوبصورت کتاب کی قیمت ۴ر فی جلد۔ محصول ڈاک ۲ر تین جلد بمعہ محصول ڈاک ۵ر

نوٹ:۔ دوسرا ایڈیشن پہلے ایڈیشن سے بہت تبدیل شدہ ہے۔

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

سہاب الدین صاحب طبی مشیر کنور مہتاب سنگھ صاحب بہادر [illegible] ریاست پٹیالہ۔ "یہ کتاب ہر طرح سے پبلک کو مفید ہے۔" ڈاکٹر گوکل چند صاحب ایم اے پریسڑیٹ لاہور "طبی مشورہ کا مطالعہ ہر شخص کیلئے مفید ہوگا نور قادیان میں نہایت ہی مفید ہدایات درج ہیں۔"

بزرگ قادیان۔ "نہایت ضروری مفید مشورے دیکر ملک کی بے بہا خدمت کی ہے۔ یہ قیمتی مشورہ ہے۔"

ہندوستان لاہور۔ "بیسویں صدی کے علم طب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ غرضیکہ نہایت ہی دلچسپ اور مفید طبی کتاب ہے۔"

آریہ گزٹ لاہور۔ "واقعی مفید ہے۔"

سناتن دھرم پرچارک امرتسر۔ "واقعی یہ ایک مفید رسالہ ہے"

راجپوت گزٹ لاہور۔ "بہت سے قیمتی طبی طریق درج ہیں۔"

مارتنڈ لاہور۔ "کتاب نہایت ہی مفید ہے۔ پیسہ اخبار لاہور "مفید ہدایات سے بھرپور ہے"۔ پرکاش لاہور۔ "بہت قیمتی ہدایات درج ہیں"

میڈیکل ڈائجسٹ امرتسر۔ "ہر ایک کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔"

پنجابی لاہور۔ "کئی مفید ہدایات درج ہیں"

مصنف حکیم سیتارام دت دیدکویراج مصنف چشمہ زندگی شوھن وھی قادیان فضیلت آیورویدک اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب لیئے قادیان سے شایع ہوا۔